

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول لے

نمبر ۳۸ جلد ۳ | لودیانہ ۲۴ ستمبر ۱۸۷۵ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

کس طرح مسیح ہی جہان کا بادشاہ / وہ لوگوں کا مالک ور جائے پناہ
مسیح سے نجات ہم کس طرح پاویں / جو توبہ ہم کرکے ایمان اُس پر لاویں
تو توبہ کے معنے اب مجھے بتا نا / گناہ سے غمگین ہو ہاتھ اُس سے اُٹھانا
ایمان کا بیان بھی اب چاہیے کرنا / نجات کا بھروسا صرف یسوع پر دھرنا

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

وزیر علی ابو منصور اور بختیار تینوں کی گفتگو

ہاں پوربیہ سپاہی جسمانی ورزشوں یعنے کشتی وغیرہ میں جہاں تک کہو انگریزوں پر ضرور سبقت لیجا سکتے ہیں میں نے اکثر افسر اُنکو دیکھا کہ ہر روز شام کے قریب اکھاڑے جماکر ڈنڈ پیلتے مگدر اُٹھاتے مونگر یاں پھیرتے سیف گھماتے لکڑی اور بانک پٹہ کھیلتے نیزہ بازی وغیرہ کرتب کرتے ہیں پنجھی یا کینچ باندہ کر برابر سپاہیوں کے ساتھ تلے اوپر ہوتے ہیں اور بسا اوقات ایسا ہوا کہ سپاہیوں کے ہاتھ سے گرے اور چاروں شانے چت بھی ہوئے مگر چہرہ پر ذرا ملال نہ آیا پھر اُٹھکر ہنسی خوشی میں اُنسے ہاتھ ملایا پھر ہولی بسنت وغیرہ تیوہار وںمیں جنمیں اکثر ناچ واچ اور رنگ راگ ہوا کرتے ہیں جب کبھی گورے اور پوربی سپاہیوں کے درمیان کسی ناچنے والی کے رشک سے جھگڑا پڑا ہو تو اکثر دیکھا گیا کہ ایک گورے کی گھونسوں کے آگے کئی پوربئے بھاگے جاتے ہیں اور جاگرتو نکو

راہ نہیں ملتی اُسکا اُنکا داؤ پیچ کچھ نہیں چلتا۔ بھائی ایسے بھی
بہادروں کو ہمارے پچھلے لوگ بیر اور سورے کہہ گئے ہیں خیر یہہ
معاملے تو ایسے ویسے ہی ہیں مگر بڑی بات یہہ ہو کہ پنجابی رئیسونکے
ساتھ ہندوستانی رئیسونکا ملاپ یکایکی آسان نظر نہیں آتا
اور نہ پنجابی سپاہیونمیں ہندوستانیونکے ساتھ ملکر کام کرنیکی
سمائی معلوم دیتی ہی۔ دیکھے جب گورو گوبند سنگھ نے خالصہ
کا مذہب جلایا اور چاروں برن ہندوؤنکے جنیؤ توڑکے اُنکی
جگہہ کاترا پہنایا تو اُسوقت راجپوت لوگ جو ہندوستان کے
اصلی رئیس تھے اُنکے ساتھ بالکل متفق نہ ہوئے تاکہ وقت کے
جابر اور فاتح قوم کو ملک سے نکال اپنے ستم رسیدہ ہموطنوں کو
اُنکے پنجہ سے رہائی دیتے بلکہ وہ راجپوت جو دت سے جیسلمیر وغیرہ
مقامات سے بھاگ پنجاب کے پہاڑونمیں آکر راجے اور رانے
بنے ہوئے ہیں وہ بھی تو گورو جینکی مہمات میں شامل نہ ہوئے
اور اپنے آپ کو اُس سے الگ تھلگ رکھتے رہے یہی سبب ہی
کہ اُسدن سے آج تک جاٹ لوگ جو گورو گوبند سنگھ کے اصلی
سنگھ ہیں ان راجپوتونکو برابر عداوت کی نظر سے دیکھتے ہیں
اور مونے وغیرہ نام دہرتے ہیں پس کیونکر کہا جاوے کہ وہ
لوگ اب پوربیہ یا ہندوستانیونکے صلاح مشورے میں شامل
ہو سکینگے گو یہہ میرے اپنے خیالات ہیں ورنہ دوا کیا جانئے
اب اسحالت میں جبکہ تکو انکے ہاتھ سے چھینی گئی ہی اور
جاگیریں ضبط ہو چکی ہیں لیکن پھر اُنکے قایم کرنیکے ولولے میں
مل بیٹھیں یا ملکر کام کرنے لگ جاویں تو کچھ تعجب کی بات
نہیں بہرحال اتفاق ضرور ہی اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر
پنجاب ہندوستان بنگال بمبئی دکھن اور مدراس سارے
کے سارے باتفاق ایکدل اور ایکزبان ہو جاویں اور
اتفاق سے کام کریں تو اس ملک سے انگریزونکے نکل جانیمیں
کیا شبہہ ہو مگر سارے ملک میں اتفاق کا ہونا محال اور جب
اتفاق نہ ہوا تو انگریزونکا پاؤں اُکھڑنا معلوم۔ وزیر علی نے کہا
اتفاق کیوں نہیں بھائی ذرا سمجھو تو سہی کہ دو چیزونکے
اتفاق کیواسطے ایک چیز انمیں ملانے والی ضرور چاہئے جیسا
دو دانیونکے جوڑنیکے لئے گارا چاہئے ہوتا ہی مشاعرونمیں مختلف
طبائع کے شاعر کیوں جمع ہو جاتے ہیں وجہ یہہ کہ سخن گوئی اور
سخن پروری کا خیال انکو خود بخود کھینچ لے آتا ہی راگ کی
محفل میں گویئے لوگ کیوں اکٹھے ہوتے ہیں سبب یہہ کہ طبیعت
کا تقاضا راگ کے لطف سے انکو علیحدہ بیٹھنے نہیں دیتا
غرض جہاں دو آدمی ایک خیال یا ایک ہی مطلوب کے
طالب اکٹھے ہو جاتے ہیں وہاں اتفاق آپ سے آپ پیدا ہو
جاتا ہی اسیطرح جب ریاست اور غنیمت ہماری منظور نظر ہو جائیگی
تو ہمارے لوگونمیں خود بخود اتفاق ہوتا جائیگا۔ کیا وہ لوگ
جو اپنی قدیمی ریاستوں اور حکومتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے
ہیں اب اس موقعہ پر اتفاق نہ کرینگے کیا واجد علی شاہ اور
بہادر شاہ چپ چاپ بیٹھے رہینگے کیا نظام حیدرآباد کچھہ
نہ کریگا یا نواب سندہ و نواب ناظم بنگال اور ٹیپو سلطان
کے پسماندگان بالکل ڈوب جائینگے اور کیا مرہٹہ لوگ
مثلاً سندھیا وغیرہ راجپوتانہ کے ساتھ ملکر کوشش نکرینگے
یا اور بیسیوں راجا انہیں کے طریق کے اور وہ جو بے اختیار کر کے
اب نام کے راجے بابو بناکر بٹھائے ہوئے ہیں کچھ ہاتھ پاؤں
نہ ہلائینگے کہ انگریزونکو نکال کر پھر اپنی اپنی موروثی ریاستوں
پر قابض ہو بدستور مسند حکومت پر بیٹھ جاویں ہائے
ہائے ہیں تو یہہ بات کہتے وجد آتا ہی اور شادی مرگ کی
حالت ہوئی جاتی ہی مگر معلوم نہیں انکے دلونمیں کیا کیا گذرتا
ہوگا جنکو ریاستونکی اُمیدیں اور مسندوں پر بیٹھنے کی تمنائیں
ہیں خیر وہ دن آوے تو سہی۔ بختیار نے کہا بھائی تم تو رات
دن ایک کرکے میرے پیچھے ایسے پڑ گئے جیسے بیدانتی اور
اہل تصوف اپنے نو مریدونکے سمجھانے بجھانے میں دم نہیں
لیتے۔ بھلا جو بات آگے کبھی نہیں ہوئی اب کیسے ہو سکتی ہی
جن باتونکو آپ نے اتفاق ہونیکے باب میں تمثیلاً بیان
کیا ہی اتفاق تو اُدھر رہا اُنسے اُلٹا رشک اور نفاق
پیدا ہوتا ہی بھلا کہیں ایک ہی مطلوب کے کئی ایک طالب
اپنی ایک ہی طلب میں ملکر کامیاب ہوتے دیکھے ہیں
یا ایک ہی معشوق کے بہت سے عاشق اپنے اپنے مطلب
ملکر پہنچے سنے حالانکہ اُس مطلوب یا معشوق کا دکھلائی
دینا خواب میں بھی متوقع نہو اس موقعہ پر کسی پرانے
شاعر کی ایک نقل کیا موزوں معلوم ہوتی ہو کہ ایک
گدڑی میں دس فقیر تو اُلیٹیں مگر گذارہ کر لیتے ہیں
مگر ایک ولایت میں دو بادشاہ کبھی نہیں سما سکتے کیا
بنگال کے لوگ منظور رکھیں گے کہ ہندوستانی ہمپر
سلطنت کر جائیں یا مرہٹے چاہینگے کہ مغلیہ سلطنت دوبارہ
قایم ہو جاوے پھر پنجابیونکو کب منظور ہوگا کہ ہندوستانیونکے
ہاتھ سے سکھی چھوڑ مسلمان بنجائیں اور مسلمانونکو
کب چین پڑیگا جب تک ہندو یا سکھونکو مسلمان نکرلینگے
سو بھائی جب تک کوئی چیز دین اور دنیا دونوں میں
اتفاق پیدا کرنیوالی ہمیں نہ پہنچیگی تب تک اتفاق کی
صورت کا نظر آنا ناممکن ہی جیسا مسلمانونکے ملکونمیں
دین اسلام یا انگریزونکی ولایتونمیں دین عیسوی یا
جیسا چین و ماچین میں بدھ کا مذہب اور سکھونکے بیچمیں
واہگورو کا خالصہ وغیرہ ہو میں تو مدت سے اسی سوچمیں
ہوں اور اپنی سوچ کا آخر نتیجہ سوا اسکے کچھ نہ دیکھا کہ
یا تو ہمارے لوگ سب کے سب ایک لخت مسلمان ہو جاویں
تو اتفاق ہو ورنہ پھر عیسائی ہو جاویں تب کہیں جاکر
آرام کی صورت دیکھیں نہیں تو ان اختلافونکے سبب
پھوٹ کے سوا کچھ نہیں نکلیگا اور پھوٹ ہی نے ہندوستان
کو تباہ کر رکھا ہی۔ یہہ کلمے سنتے ہی دونو معاذاللہ معاذاللہ
استغفار استغفار کہتے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ باقی بندہ

بقیہ قرآن کی تعلیم پر اعتراض

لایواخذکم باللغو فی ایمانکم ولکن یواخذکم بما عقدتم الایمان فکفارته اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام ذلك كفارة ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم کذلك یبین اللہ لکم ایته لعلکم تشکرون

یعنے نہیں پکڑتا تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسموں پر لیکن پکڑتا ہی جو قسم تمنے گرہ باندھی سو اسکا اتار کھلانا دس محتاجوں کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو یا انکو کپڑا دینا یا ایک گردن آزاد کرنی پھر جسکو پیدا نہ ہو تو روزے تین دن کا یہ اتار ہی تمہاری قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو اور تھامے رہو اپنی قسمیں یوں بتاتا ہی تمکو اللہ اپنے حکم شاید تم احسان مانو۔ اس سے ہمیں یہہ معلوم ہوتا ہی کہ لطف کی رائے یہہ ہی کہ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں نافرمانی ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر سوچنا چاہئے کہ نافرمانی گناہ کی جڑ ہی اس سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ خدا کی مرضی کے بالکل برخلاف ہی کیا خدا کے حکموں کی عدولی کرنی چھوٹی بات ہی خداوند عیسی مسیح لوگوں کو فرماتا ہی کہ جو کوئی شخص بیگانی عورت پر شہوت سے نظر کرتا ہی وہ دل میں زانی ہی یعنے وہ زناہ کر چکا اور جو آدمی اپنے بھائی پر بے سبب خفا ہوتا ہی وہ خونی ہی۔ پھر بار بار قرآن میں لکھا ہی کہ جو آدمی مذہب کے واسطے لڑتا ہی اسکو بڑا ثواب ہوتا ہی۔ اگر تم دیکھنا چاہو تو سورة النساکی ۱۰ آیت کو دیکھو فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیوة الدنیا بالاخرة ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیه اجرا عظیما۔ یعنے سو چاہئے لڑیں اللہ کے راہ میں جو لوگ بیچتے ہیں دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے راہ میں پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اسکو بڑا ثواب۔ جب ہم یہہ دلیل محمدیوں کے آگے پیش کرتے ہیں اور اُن سے پوچھتے ہیں کہ کیا جہاد کرنا ثواب ہی تو یہہ حجت پیش کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالی نے حضرت موسی کو کنعانیوں کے مار ڈالنیکا حکم نہیں دیا۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ گنہگاروں کا سزا دینا خدا تعالی کے اختیار میں ہی جسطرح چاہے وہ سزا دیوے خواہ آگ سے جیسا کہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں ہوا خواہ طوفان سے جیسا کہ نوح کے زمانہ میں تمام دنیا کو پانی سے برباد کیا خواہ بذریعہ شمشیر غازیان جیسا کہ حضرت موسی کے زمانہ میں ہوا مگر اسکا مطلب اور ہی اور یہہ حکم دینا کہ جہان کے آخر تک دین کیلئے لڑو اور کافروں کو قتل کرو یہہ اور بات ہی۔ اور خدا تعالی نے حضرت موسی کو یہہ حکم نہیں دیا تھا کہ لوگوں کو مار مار کر یہودی کرو بلکہ اُس نے کہا کہ اس قوم کی شرارت کی سزا اُنہیں دو۔ موسی نے جہاد ہرگز نہیں کیا اور نہ خدا نے اُسکو جہاد کرنے کا حکم دیا ہی۔ اور محمدی جانتے ہیں کہ انجیل توریت کے بعد آئی اور قرآن انجیل کے بعد لکھا گیا اور وہ یہہ بھی جانتے ہیں کہ پچھلی کتاب پہلی کتاب سے اچھی ہوتی ہی نہیں تو کیا فائدہ۔ اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ انجیل توریت سے کئی ایک باتوں میں بہتر ہی۔ قرآن کو انجیل سے بہتر ہونا چاہئے تھا کیونکہ یہہ انجیل کے بعد لکھا گیا ورنہ اسکا کیا فائدہ۔ اسلئے اسکا انجیل سے مقابلہ کرنا ضروری ہی نہ کہ توریت سے۔ پھر عیسی نے حکم دیا کہ تمام دنیا میں جاکر انجیل کی منادی کرو سب لوگوں سے میل کرو اور اُنکے خیرخواہ ہو۔ محمد صاحب کہتے ہیں کہ دین کے واسطے اور لوگوں سے لڑو لیکن خدا کے مذہب کو بزور تلوار کے پھیلانا کبھی اچھا ہوتا ہی۔ سچا دین تلوار کے زور سے ہرگز نہیں پھیل سکتا۔ مگر محبت اور مہربانی سے۔ اگر محمدی اور لوگوں کو دین کیواسطے مارنا بہتر سمجھتے ہیں تب اور لوگ اپنے دین کیواسطے محمدیوں کو مارنا بہتر کیوں نہ سمجھینگے پھر اگر دو قومیں آپس میں لڑائی کریں تو ایک کے فتح پانیسے یہہ معلوم ہوگا کہ وہ قوم زور آور ہی نہ یہہ کہ اُسکا دین سچا ہی۔ اور پھر اگر ایک قوم دوسری قوم پر ظلم اور تعدی کرنا واجب جانے تو دنیا کا کیا حال ہوگا سب نیست و نابود ہو جاویگی۔ خداوند مسیح فرماتا ہی کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ اور لوگ تم سے کریں تم بھی اُنسے ایسا ہی کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دین کے واسطے ہرگز لڑنا نہ چاہئے انجیل میں خدا کیسا رحیم اور مہربان پایا جاتا ہی۔ باپ باپ کہکر پکارا جاتا ہی محبت کا چشمہ ہی ظاہر ہوتا ہی بلکہ اسکا نام ہی محبت ہی۔ لیکن قرآن سے اسقدر محبت ظاہر نہیں ہوتی جسقدر انجیل میں سے پائی جاتی ہی۔ اگرچہ خدا تعالی کا نام اکثر مقام میں رحمان اور رحیم لکھا گیا ہی تو بھی قرآن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا بے ایمانوں کے مار ڈالنیکے لئے بار بار حکم دیتا ہی اور انکی تکلیف سے خوش معلوم ہوتا ہی۔ کیا کوئی شخص ایسا نہیں جسکا بیٹا اپنے گھر کو چھوڑ کر کسی دوسرے گھر میں چلا جاوے اور وہ اپنے دوسرے بیٹے کو جو اُسکے پاس ہو کہے کہ تو جا اور اُسکو مار ڈال مگر یہہ کہ اپنے بھائی کو محبت اور پیار سے لے آ۔ اسیطرح خدا تعالی فرماتا ہی کہ اگر کوئی شخص بے راہ ہو تو اُسکو محبت اور الفت سے راہ پر لاؤ۔

باقی ہفتہ آیندہ

منقولات

بقیہ درس درباب تثلیث

تو وہ یوسیفس مورخ کی تاریخ سے اپنی دل جمعی کریگا۔ پر شاید کوئی یہہ گمان کرے کہ ملاکی کے بعد اُنمیں کسیطرحکا خلل واقع ہونا ممکن ہی۔ اسکے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ اگرچہ ملاکی سے مسیح تک چارسو برس کا عرصہ گزرا تھا تو بھی اُنمیں کوئی فطور یا کسیطرحکا نقص نہیں عاید ہوا تھا کیونکہ اگر ایسی کوئی بات ہوئی ہوتی تو مسیح اُن نوشتونکو قبول نکرتا پر قبول نکرنیکے عوض میں اُسنے اُنہیں منظور کیا اور اُنپر اپنے کلام کے وسیلہ سے اُنکی صداقت پر مہر کی۔ اسکے سوا یہہ بھی ذہن نشین رہے کہ مسیح نے قوم یہود کو بعض بعض باتونکی نسبت اکثر ملامت کی لیکن کتاب کے نقص کی بابت کبھی ایک بات بھی نہ کہی بلکہ وہ اُنہیں سے تعلیم دیتا رہا یہاں تک کہ اُسنے ایک مرتبہ موسیٰ سے شروع کرکے سب نبیونکی وہ باتیں جو سب کتابونمیں اُسکے حق میں تھیں اُنکے لئے مفصلاً بیان کیں اور اُنکے حقیقی ہونیکو پایۂ ثبوت کو پہنچایا۔

اب رہا عہد جدید اسکی قدامت اور اصلیت اُن قدیم نسخونسے جو ابتک موجود ہیں بابہہ ثبوت پہنچتا ہی۔ لیکن شاید کوئی کہے کہ اُن قدیم نسخونکے اصلی ہونیکی کیا دلیل ہی۔ اسکے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ قلمی نسخونکا زمانہ دریافت کرنیکے لئے متفرق طریق ہیں۔ مثلاً وہ شی جسپر کہ وہ لکھا گیا ہی کیا ہی آیا وہ کاغذ ہی یا ورق۔ اگر وہ کاغذ ہی تو کسطرحکا ہی اُسکی سیاہی کی صورت اور لکھنے کی پایداری کیسی ہی اور حروف کی صورت کسطرحکی ہی۔ اِن کل باتونکے وسیلے ہر ایک شخص یہہ جان سکتا ہی کہ نسخہ قدیم یا جدید ہی۔ اب اِن باتونکی تحقیق بڑی صفائی اور خبرداری کے ساتھ کیگئی ہی اور وہ سب نتیجے جنپر کہ علما اور محقق دین متفق الرائے ہیں کامل اعتبار کے لایق ہیں۔ علاوہ اسکے علمانے انجیل کے قدیم نسخونکی قدامت کو اُسی قاعدہ سے جانچا ہی جس سے کہ اُنہوں نے اور اور قدیم دنیاوی کتابوں یعنے ہومر گیگر وکے قدیم نسخونکی جانچ کی ہی۔ اب اگر انجیل کے قدیم نسخونکی قدامت میں اُنہوں نے کسیطرحکی غلطی کی ہی تو اُنہوں نے اور نسخونکے جانچ میں بھی ضرور غلطی کی ہوگی اور اگر اُنہوں نے اُسمیں نہیں کی تو اُنہوں نے انجیل کے جانچ میں بھی غلطی نہیں کی۔ اسکے سوا انجیل کی قدامت اور اصلیت کا ثبوت اُن قدیم اقتباسوں سے بھی ثابت ہوتا ہی جو قدما کی تفسیروں میں پائے جاتے ہیں۔ اور اگر یونہیں زمانہ قدیم تک سراغ لگایا چاہیں تو انجیل کی قدامت اور اُسکی اصلیت کا باسانی سراغ لگا سکتے ہیں۔ مثلاً چودھویں صدی کے آخر اور پندرھویں صدیکے شروع میں ایک بہت ہی مشہور معروف اگسطین نامے تھا اُسکی تصنیفونمیں پاک کلام کی آئتیں اسقدر پائی جاتی ہیں جیساکہ زمانہ حال کی تصنیفونمیں ملتی ہیں۔ پھر تین سو پندرہ عیسویکے قریب یوسی بیوس نام ایک بہت ہی مشہور مصنف تھا جسنے بڑی باریک بینی سے انجیل کا مطالعہ کرکے اکثر آئتیں اپنی کتابونمیں درج کیں۔ اور اگر ہم اسکے زمانہ کو چھوڑکر آگے بڑھیں تو اُس زمانہ کے قریب تیس سے زیادہ مصنف ہیں جو انجیل کی قدامت اور اُسکی اصلیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اسکے سوا انجیل کی قدامت اور اُسکی اصلیت نہ صرف مسیحی مصنفونکے قول سے ثابت ہوتی ہیں بلکہ اُس زمانہ کے بت پرست مصنفونکی تصنیفیں بھی اسکی قدامت اور اصلیت پر دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً دوسری صدیمیں کیل سسس نامے ایک مصنف تھا جسنے اپنی تصنیف میں جو ابتک موجود ہی کمسے کم انجیل سے اسّی اقتباس کئے ہیں۔ بلکہ اُسنے خفی باتونکو چھوڑکر انجیل کی جلی باتوں و حقیقتونکا ذکر اپنی تصنیفونمیں کیا ہی۔ مثلاً مسیح کی پیدایش اُسکا بپتسما اُسکا منادی کرنا معجزہ دکھلانا موت اور اُسپر فتحمند ہوکر جی اُٹھنا وغیرہ۔ اسکے سوا تیسری صدیکا پارفری اور چوتھائی کا جلین اور اور قدیم بت پرست مصنف اپنی اپنی تصنیفونمیں پاک نوشتونکی اصلیت کی شہادت دیتے ہیں۔ لیکن کیا ضرور ہی کہ ہم اُدھر اُدھر دوڑیں اور پاک نوشتونکی اصلیت کا سراغ لگاتے پھریں خود قرآن پاک نوشتونکی اصلیت اور اُنکی بے نقصی کا گواہ ہی جو آج تک اثبات کا اعلان کرتا ہی کہ توریت اور انجیل حقیقت میں کلام اللہ ہیں۔ چنانچہ بیسوں جگہہ یہہ بیان ہوا ہی کہ قرآن سچا بتانے والا اور تصدیق کنندہ ہی کتاب مقدس کا جو اُس سے پہلے نازل ہوئی۔ پھر ایک دوسرے مقام میں یوں آیا ہی کہ تمہارے پاس ایسا رسول یعنے محمد آیا ہی جو اَی اہل کتاب تمہارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہی۔ علاوہ بریں کتاب مقدس کے نسبت قرآن میں یہہ لقب آئے ہیں کتاب اللہ یعنے خدا کا کلام الفرقان یعنے حق و باطل کا جدا کرنیوالی۔ اور جس جگہہ اُسکا ذکر قرآنمیں آیا ہی نہایت تعظیم اور توقیر کے ساتھ آیا ہی چنانچہ عہد عتیق کے باب میں ہی کہ وہ پیشوا اور رحمت الٰہی ہی اور کتاب روشن اور رہنمائی اور یاد دہندہ صاحبان عقل کو ہی اور وہ نور اور ہدایت ہی انسانونکے واسطے اور کتاب کامل اور پوری ہی اُس بات میں جو سب سے عمدہ اور افضل ہی اور اُسمیں ہر چیز کی تفصیل ہی اور اُسمیں ہدایت الٰہی اور رحمت خدا ہی تاکہ لوگ اپنے پروردگار کے ملاقی ہوں پر ایمان لائیں۔ باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ بشارات بہ نسبت محمد صاحب توریت وانجیل میں

وی اپنے سب بھائیوں سے پورب طرف ڈیرہ کرتے تھے اِس سے بخوبی ثابت ہوا کہ اسمعیل اور اُنکے بیٹوں کی سکونت کی جگہہ بنی اسرائیل کے پورب طرف تھی اسور کے بیابان کے نزدیک نہ جیساکہ راقم خطبہ نے دعوی کیا کہ وادی حجاز میں جو کہ کنعان سے سیکڑوں کوس کے فاصلہ پر واقع ہی اور بنی اسرائیل کے جنوب کیطرف ہی انکی تقریر اسمقام پر ایسی ہی کہ کوئی کہے کہ نوحکی اولاد سارے جزیروں اور ملکوں میں زمین کے پھیل گئی اور اُنکے پھیلنے کا مرکز بیابان بابل تھا اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نوح کی جائے سکونت بھی بیابان بابل تھا حالانکہ یہہ امر غلط اور صریح خلاف ہی کیونکہ حضرت نوح اپنی اولاد کے ساتھ بابل کے میدان پر نہیں گئے اسیطرح خیال کرو کہ اگرچہ اسمعیل کی اولاد کل ملک عرب میں پھیل گئی اور اُنکے پھیلنے کا مرکز اور اول اولاد کا مسکن وادی حجاز ہوا اِس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت اسمعیل کا مسکن وادی حجاز ہی۔

اور فرض کرو کہ اسمعیل کی جائے سکونت کبھی حجاز بھی ہوا لیکن اس سے کیونکر ثابت کروگے کہ بیابان فاران اور حجاز ایک ہی کیا یہہ ممکن نہیں کہ وہ فاران کو چھوڑکر حجاز میں آبسے ہوں یعنے اپنی حیات کے مختلف وقت میں ان دونوں مقام میں بود و باش کی ہو مثلاً توریت کے ایکمقام میں یوں ثابت ہوا کہ ابراہیم کالدیونکی ار میں بستے تھے پھر دوسری جگہہ سے پایا گیا کہ بیرشبع کے میدانمیں سکونت کی کیا اس سے یہہ نکلا کہ بیرشبع اور کالدیونکا ار ایک ہی مکان کا نام ہرگز نہیں لیکن راقم خطبہکی تقریر سے یہی نتیجہ پیدا ہورہا ہی

چہارم دلیل میں کہتے ہیں کہ سامری توریت کے عربی ترجمہ میں جسکو ارکیونن نے ۱۸۵۱ء میں بمقام گلدونی شادرم چھاپا فاران کو حجاز بتلایا ہی چنانچہ اُس ترجمہ کے بعینہ یہہ عبارت ہی وسکن فی مریۃ قران الحجاز واخدت لہ امہ امرأۃً من ارض مصر یعنے اور تھہرا فاران کے بیابانمیں (یعنے حجاز) اور لی اُسکے واسطے اُسکی ماں نے ایک عورت مصر کی زمین سے۔

میں کبھی یہہ عربی ترجمہ سامری تورات کا نہیں دیکھا اُسکی معتبری کے بابت کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن اتنا تو خوب صفائی سے ظاہر ہورہا ہی کہ لفظ الحجاز مترجم کا زائد کیا ہوا ہی نشان براکٹ اس بات پر دلالت کرتا ہی اصلی کتاب کا لفظ نہیں کیا راقم خطبہ کو اس نشانکے معنے سے واقفیت نہیں یا دانستہ دھوکھہ دہی کر رہے ہیں صاف معلوم ہوتا ہی اور شک کا مقام نہیں کہ عربی مترجم نے جو اہل اسلام میں سے تھا اس لفظ کو اپنے خیال کے مطابق بنا لیا لیکن چونکہ وہ دیانتدار تھا اسکو براکیٹ میں رکھدیا تاکہ کوئی پڑھنے والا دھوکھہ نکھاوے لیکن اگر یہہ لفظ اصل سامری توریت ہی میں بھی ہوتا تو بھی اس سے راقم خطبہ کا مطلب ثبوت کو نہیں پہنچتا کیونکہ سامری توریت یہودی اور عیسائیونکے درمیان معتبر نہیں گنی جاتی یہہ بات راقم خطبہ پر پوشیدہ نہیں اور اُنکو بخوبی معلوم ہی کہ سامری ایک قوم بت پرست اصل میں باشندہ بابل تھی لیکن بادشاہ کے حکم سے ملک کنعان میں آبسی تھی اور کچھہ رسم و رواج یہود کی اختیار کرکے عمل میں لایا کرتی اس قوم اور یہود کے درمیان سخت مخالفت رہی یہود اُنسے نفرت رکھتے تھے اور یہہ اہل کتاب میں کبھی شامل نہیں ہوئی اگر انکی کتاب میں توریت کا کوئی غلط حوالہ ہو تو کچھ عجیب وغریب نہیں اور وہ قابل سند نہیں بن سکتی اب میں اس مقام پر دکھلاتا ہوں کہ بیابان فاران اور کوہ فاران وادی حجاز میں اور مکہ کے گرد نواحمیں نہیں ہوسکتے یہہ بات توریت کے مطالعہ کرنے والوں پر بخوبی روشن ہی اور ہر ایک جغرافیہ کے پڑھنے والے اور نقشہ کے دیکھنے والونکو دریافت ہوسکتا ہی اسکو ٹھیک طرح پر سمجھنے کیلئے ذیل میں لکھی ہوئی باتونکو بخوبی یاد رکھنا چاہئے۔

پہلا بنی اسرائیل ملک مصر سے کنعانمیں آرہے تھے اُنکے راستہ میں خلیج سویز جو کہ دریائے قلزم کی ایک شاخ ہی واقع ہی اِس خلیج سے وے پار ہوکر جزیرہ نمائی سینامیں داخل ہوئے جسمیں کوہ سینا اور بیابان سینا ہی جہاں خدانے حضرت موسی کو احکام شریعت عنایت کئے بعد شریعت ملنے کے بنی اسرائیل ملک کنعان کو چلے گئے۔

دوم شہر مکہ کوہ سینا سے قریب آٹھہ سو میل کے فاصلہ پر جنوبی مغرب کے طرف میں واقع ہی اور وادی حجاز اور جزیرہ نمائی سینامیں خلیج عقبہ کا وہ حائل ہی اور دونوں مقام یعنے مکہ اور حجاز عین برخلاف اُس راستہ کے ہی جو کوہ سینا سے ملک کنعان کو جاتا ہی۔

سوم ملک کنعان کوہ سینا اور جزیرہ نمائی سینا کے شمالمیں واقع ہی کوہ سینا سے صرف دو سو میل کے فاصلہ پر اب خلاصہ بیان یہہ ہی کہ بیابان فاران بیابان سینا اور ملک کنعان کے درمیان ہی اور ملک کنعان سے زیادہ نزدیک ہی نسبت کوہ سینا کے کیونکہ توریت سے اسیطرح ثابت ہوتا ہی کہ بنی اسرائیل دریا سے نکلکر اول کوہ سینا پر آئے اور وہاں سے

شریعت لیکر بیابان فاران میں داخل ہوئے پھر وہانسے ملک کنعان کو گئے یہہ آیتیں توریت کی پڑھ لو اور سمجھو کہ کیا لکھا ہی چوتھی کتاب توریت کے باب ۱۰۔ ۱۲ بنی اسرائیل دشت سینا سے اپنے اپنے سفر و نمیں چلے اور بدلی دشت فارانمیں جا ٹھہری سو خداوند کے فرمانکے مطابق پہلا کوچ ہوا باب ۱۳۔ ۳ موسیٰ نے خداوند کے ارشاد کے مطابق دشت فاران سے انکو دیعنے جاسوسونکو) بھیجا وی لوگ بنی اسرائیل کے سردار تھے باب ۱۳۔ ۲۶ وی پھر کے موسیٰ اور ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس دشت فاران کے قادس میں آئے اور انہیں آکر خبر دی اور اُس سرزمین کا میوہ دکھلایا پھر دیکھو کتاب استثنا باب پہلا پہلی آیت یہہ وی باتیں ہیں جو موسیٰ نے یردنکے پار دیعنی یردنکے پورب طرف بیابانکے میدانمیں صوف کے مقابل فاران اور تفل اور لابن اور حصیرات اور دیزہب کے درمیان بنی اسرائیل کو کہیں۔ ۳ چالیسویں سال گیارھویں مہینے کی پہلی تاریخ موسیٰ نے انکو کہیں ان آیتونمیں یہہ بیان ہی کہ بنی اسرائیل بیابان سینا سے بیابان فارانمیں گئے اور بیابان فاران سے کہ وہ متصل کنعانکے تھا بارہ جاسوس کنعانکے حال دریافت کرنیکو بھیجے جنہوں نے واپس آکر خبر دی اور یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ نے پیشتر اپنی وفاتکے جب بنی اسرائیل یردنکے کنارے پر پہنچ گئے تھے انکو نصیحت کی یہہ مقام جو کہ یردنکے کنارہ پر ہی اور ملک کنعانکے نزدیک فارانکے متصل تھا کیونکہ یہہ لکھا ہی کہ یہہ فاران اور تفل اور لابن اور حصرت اور دیزہب کے درمیان تھا استثنا کا پہلا باب۔ اسلئے ان وجوہات سے یہہ ثابت ہوا کہ وادی فاران اُس وسیع بیابانکا نام ہی جو کہ ملک کنعان اور بیابان سیناکے درمیان واقع ہی اور نزدیک دریائے اردنکے نہ جیسا کہ راقم خطبہ نے دعوی کیا کہ وہ ملک حجاز ہی اور نام ہی گرد نواح شہر مکہ کا جو کہ ملک کنعانسے ہزار میل کے فاصلہ پر جنوب کوہ سینامیں واقع ہی کہاں کوہ فاران اور کہاں گرد نواح مکہ

اب اڈیٹر صاحب تہذیب الاخلاق کو مناسب یہہ ہی کہ جغرافیہ اور نقشہ کو دوبارہ ملاحظہ فرماویں کہ راست دروغ میں ممتاز ہو جاوے۔

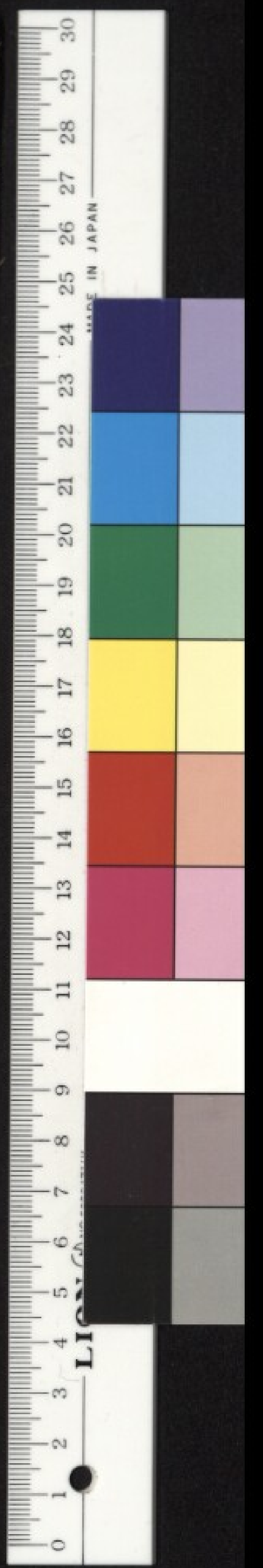
اصل مطلب ان ہر دو آیتونکا یہہ ہی کہ خداوند کے ظہور کا بنی اسرائیل کی جماعت پر شاعرانہ طور سے بیان ہوا جسمیں تجلی جناب باری کو آفتاب کے طلوع ہونے اور شعاع ڈالنے کے ساتھہ تشبیہ دی گئی خیمہ گاہ بنی اسرائیل سے جسطرح آفتاب کا طلوع اول کوہ سینا سے نظر آتا تھا ازاں بعد اُسکی روشنی کوہ سعیر پر چمکتی تھی ازاں بعد کوہ فاران پر اور اُسکے پیچھے پوری طرح بنی اسرائیل کو نظر آتا تھا اسیطرح شعر کا کہنے والا کہہ رہا ہی کہ خدا کا جلال ہمیشہ بتدریج ظہور میں آیا اور کامل ظہور اُسکی آتشی شریعت میں نمودار ہوا شریعت آتشی اسواسطے کہلائی کہ وہ آتش کے درمیان سے بادلکے گرجنے اور بجلی کے چمکنے کے ساتھہ بنی اسرائیل کو عنایت ہوئی اور فرشتونکے درمیان سے جو کہ کوہ سینا پر اُسوقت موجود تھے حضرت موسیٰ کو بخشی گئی اسیواسطے یوں کہا کہ خداوند ساتھہ فرشتونکے آیا جس لفظ کو راقم خطبہ نے جنوب ترجمہ کیا اُسکا عام ترجمہ تیمن ہی دوسرا نام کوہ سعیر ہی اور آویگا یے صحیح نہیں یعنے آویگا اللہ جنوب سے کیونکہ یہاں فعل مستقبل نہیں بلکہ ماضی ہی جیسا کہ دوسری افعال چمکا یا اور پھر کئی گواہی دیرہے ہیں آیت حبقوق کو اسطرح پڑھنا چاہئے اللہ تیمن سے اور قدوس واحد کوہ فارانسے آیا۔ آیت استثنا یہہ ایک چھوٹا سا گیت ہی جو بنی اسرائیل نے خدا کے حمد و ثنا میں گایا اور واسطے یادہانی اُسوقت کے کہ حضرت موسیٰ کو کوہ سینا سے شریعت ملی بنایا یہہ آیت حقیقت میں ایک گیت ہی اصلی کتاب استثنا کو دیکھنے سے ہر ایک آدمی کو معلوم ہو سکتا ہی اور اُسوقت میں یہہ گایا گیا تھا کہ حضرت موسیٰ نے رحلت کے وقتمیں

بنی اسرائیل کے بارہ فرقونکو برکت کی دعا دی حبقوق کی آیت وہ بھی ایک حصہ اور نمر اگیت کا ہی جو اُسنے بین کے ساتھہ ہیکل میں گانیکے لئے تصنیف کیا تیسرا باب حبقوق کا سارا اسی گیت کے بیانمیں ہے جو چاہے پڑھ دیکھے کیونکہ یہہ بات نہ صرف اصلی کتاب سے بلکہ ترجمہ سے ہی ظاہر ہو رہی ہے اس گیت میں خدا کے جلال کا بیان ہوا اور نبی کی دعا بنی اسرائیل کے حقمیں اور نبی کی شکرگذاری پچھلی نعمتونکے بابت اسمیں کسی قسم کی نبوت کا مذکور نہیں ایسی کلام کو نبوت قرار دینا خام خیالی اور سینہ زوری کی بات ہی۔ فقط

اخبارات ملکی ولایتی

کابل و روس دہلی گزٹ انگریزی مطبوعہ ۱۰ ستمبر میں لکھا ہی کہ روس کی فوج شروع اگست میں چارجوئی سے اوکس کیطرف روانہ ہوئی تھی اور اُمید اُسکے پہنچنے کی مرو میں پندرہ روز کے اندر تھی اسلئے خیال ہوا تھا کہ آخر اگست تک مرو پر روسکا قبضہ ہو جائیگا اور جو کہ مرو ہرات سے شمال کی جانب ڈیرہ سو میل ہی بلاشک امیر شیر علی خان اپنا دارالخلافہ کابل سے اُٹھاکر ہرات میں مقرر کریگا۔ ہمنے اور خبر اسوقت تک کابل کی بابت نہیں سنی ہی۔

روس کی فتح سینٹ پیٹرز برگ دارالخلافہ روس سے ۷ ستمبر کی خبر آئی کہ جنرل کافمن روس نے شہنشاہ روس کے پاس ۸ ستمبر کو اس مضمون کی خبر بھیجی کہ میںنے کوہ قند کے ۲۰ ہزار باغیوں پر فتح پائی۔ دوسرا حملہ اُنپر بمقام گھوڈ سینٹ کے ہوا وہاں سے بھی وہ بھاگے ہماری فوج نے ۵ ایل



برابر انکا تعاقب کیا دشمنوں کے آدمی اور ہتھیاروں کا بہت نقصان ہوا۔

مرو پر روس کا قبضہ لنڈن ۶ ستمبر نے ۲ اگست کو خبر بابت مہم روس اور مرو کے چھاپی جسکو بحوالہ تار برقی روٹر سیول اور ملٹری گزٹ شملہ نے نقل کیا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ مرو پر روسیوں کا قبضہ ہو گیا۔

ٹرکی روم قسطنطنیہ سے ۱ ستمبر کی خبر آئی کہ سرویا چانی مقام مفسدہ سے سلطان ٹرکی روم کے پاس اس مضمون کا تار برقی بھیجا کہ بہت سے باغی آدمیوں نے اطاعت اختیار کر لی اور خوف حملہ کا جاتا رہا یقین کہ صورت امن کی ہو جائے۔ ۷ ستمبر کی خبر جو قسطنطنیہ سے سرکاری طور پر آئی وہ یہہ ہی کہ سرویانی سلطان روم سے اقرار کرلیا ہی کہ ہم کسیکی طرفداری نکرینگے۔

بوسینا میں مشتہر ہو گیا ہی کہ ہرزی گودنا کے باغی بالکل غایب ہو گئے۔ ترکی فوج کو اجازت ہو گئی کہ بلا روک ٹوک ملک کے اندر داخل ہوں۔

چین ہفتہ گذشتہ میں جو خبر چین کی درج اخبار ہوئی تھی اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ چین والے کچھ چین بیچین ہوا چاہتے ہیں مگر اخبار ٹایمز لنڈن میں بحوالہ تار برقی سنگھائی جو خبر لکھی اُسے معلوم ہوا کہ جو کچھ مشکلات مفسدہ یونان سے واقع ہوئی تھیں اُنکا بالکل تصفیہ ہو گیا۔ چین والے قاصد انگلنڈ کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ گروہ مجرموں یونانکو بھی سزا دینگے اور مسٹر مارگری صاحب مقتول کے خاندان کو عوضانہ ادا کرینگے۔ سوداگری راستہ درمیان یونان اور برہما کے کھل گیا۔ ٹیکس کا لگانا پیکن میں جاری ہو گیا۔

میواڑ میں چوری ۲ ستمبر کو میواڑ میں سخت چوری ہوئی ۲۰ چور منجملہ قوم مینا اور بورہ کے بوقت شب مندر پر چڑھ گئے اور ۳ لاکھ روپیہ کا مال لوٹ کر لیگئے پولیس کو چوروں کی تلاش ہی ہنوز کچھ سراغ نہیں لگا۔

راجگان و مہاراجگان ہمنے سنا ہی کہ حضور والیسرائے صاحب بہادر نے صاحبان مندرجہ ذیل کو کلکتہ میں عالی جناب شہزادہ ویلز کی ملاقات کیواسطے بلایا ہی۔

مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر۔ مہاراجہ صاحب سندیہ۔ مہاراجہ صاحب ہولکر۔ مہاراجہ صاحب ٹراونکور۔ مہاراجہ صاحب جیپور۔ مہاراجہ صاحب جودہ پور۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ۔ مہاراجہ صاحب ریواں۔ راؤ صاحب کچھ۔ بیگم صاحب والی بھوپال۔ نواب صاحب والی رام پور۔ راجہ صاحب جیند۔ سر سالار جنگ صاحب اخبار بمبی گزٹ رقم فرماتے ہیں کہ اول اور دوسرے درجہ کے سرداروں کو اطلاع دی گئی ہی کہ وہ ۲۵ اکتوبر تک بجائے ۳۰ کے بمبی میں آجاویں تاکہ ۸ نوامبر سے پہلی جبکہ حضور والیسرائے صاحب بہادر تشریف لاوینگے اور صاحب گورنر کی ملاقاتیں ختم ہو جاویں اور سرکاری عہدہ داروںکو کسیقدر آرام ملے۔

دہلی کی تباہی اشرف الاخبار دہلی میں دہلی کی بارش کی کیفیت بہت طول کے ساتھ لکھی ہی۔ جسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سات ہزار ۷۰۰ مکانات پختہ و خام گر گئے۔ اور ۱۲۔ آدمی جان سے گئے۔

معزول مہاراجہ ملہراؤ ملہراؤ کو حکم ہو گیا ہی کہ جب وہ پارلیمنٹ میں اپنا مقدمہ کی اپیل کرینگے تو انکو بخوبی روپیہ دیا جاویگا اور جسقدر کاغذات وہ طلب کریں اُنکی نقلیں بھی اُنکے حوالے کی جاینگی مگر ملہراؤ اب بھی پہلو تہی کرتے ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ ہنوز یہہ شرط کرتی ہی کہ جب ملہراؤ اپنے وکیلوں سے صلاح و مشورہ کریں تو ایک افسر گورنمنٹ کی طرف سے بھی وہاں موجود ہو۔

معلوم ہوتا ہی کہ شاید ملہراؤ کا ارادہ پارلیمنٹ میں درخواست دینے کا نہیں ہی ورنہ گورنمنٹ کی شرط منظور کر لیتے۔ ملہراؤ کے روپیہ اور ایجنٹوں نے ملک بروده کو بہت نقصان پہنچایا۔ گورنمنٹ نہایت مناسب کرتی اگر وہ اپنی طرف سے ایک ایجنٹ مقرر کرتی جو مہاراجہ ملہراؤ کے معاملات کی نگرانی کرتا رہی اور اُنکے معاملات کو دیکھتا بھالتا رہی۔ گورنمنٹ کو مناسب ہی کہ ملہراؤ کی ہر ایک کارروائی پر بخوبی غور کیا کرے۔

اتحاد کی نشانی حضور والیسرائے کا ارادہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے خدیو مصر کو چار ہاتھی دیں چنانچہ دو افسر اسی غرض سے مقرر ہوئے ہیں کہ وہ کمسن ٹوسنے ہاتھی منتخب کریں۔ جب یہہ ہاتھی منتخب ہو جاینگے تو فوراً بذریعہ جہاز مصر کو روانہ کئے جاینگے۔

شاہجہانپور میں کندن و اُسکی بی بی نے پادری تولیس صاحب کے ہاتھ سے اصطباغ پایا +

چین کی شامت اعمال اسی پرچہ کے ۳ صفحہ میں ہمنے ایک خبر سے نتیجہ نکالا تھا کہ چین والے اب راہ راست پر آجاوینگے۔ مگر آج جو اخبار وکیل ہندوستان آیا وہ یہہ خبر لایا کہ پیکن دارالخلافہ چین میں فرنگیوں پر بہت ظلم ہو رہا ہی چنانچہ مسٹر لنزی روسی سکرٹری ایک پتھر کے صدمہ سے گھوڑے پر سے گرائے گئے۔ اور ایک اور پادری صاحب پر کیچڑ اور گندگی ڈالی گئی۔

چین والے اب حد سے گذرتے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اسیطرح مسٹر وِیڈ صاحب ایلچی سرکار انگریزی کی بے عزتی کی ہی اُمید ہی کہ سرکار انکو تنبیہ کریگی۔

مستورات کی مجلس۔ صاحب اخبار وکیل ہندوستان بحوالہ اخبار رشین ورلڈ تحریر فرماتے ہیں کہ سینٹ پیٹرزبرگ دارالسلطنت روس میں ایک شریف مستورات کی مجلس مقرر ہوئی ہے جسکی غرض یہہ ہے کہ ریشم وغیرہ کا کپڑا پہنناترک کیا جاوے اور جو بچت اس عمدہ تدبیر سے ہو وہ یتیموں اور بیکسوں کی تعلیم میں صرف کیا جاوے۔

واہ رے روسی عورت کا حوصلہ ہندوستانی مستورات مرنا قبول کریں مگر زیور ولباس عمدہ پہننا ترک نکریں گی روس کی عورات نے وہ کام کر دیکھایا جو ہندوستانکے مرد مشکل سے کر سکیں۔

یادگار۔ بابو جے کشن مکرجی تجویز کرتے ہیں کہ پرنس آف ویلز کی یادگار میں کلکتہ میں ایک مسافرخانہ بنوائی جائے۔ اسکی لاگت دو لاکھ روپیہ کی ہوگی اور بابو صاحب ایک ہزار روپیہ اپنی جیب سے دینا چاہتے ہیں۔

افسوس کہ کلکتہ اتنا بڑا اور نامی شہر و نیز ہند کا قایم مقام بادشاہ وہاں رہے مگر لطف یہہ ہے کہ مسافرونکے لئے ایک ٹوٹی پھوٹی سرائے بھی نہیں۔ نادرات سے نہیں تو اور کیا ہے۔ غریب مسافرونکو جو کلکتہ میں تکلیف ہے شاید ہی کہیں ہو۔

افریقہ تجویز درپیش ہے کہ افریقہ کے بیابان میں ایک اندرونی جھیل بنائی جائے۔ بہت سے سیاح بیان کرتے ہیں کہ سمندر کا پانی بسہولیت پہنچ سکتا ہے اور اُسکے ذریعے سفر آسان ہوگا۔

پنجاب کی صحت ہفتہ گذشتہ میں تعداد اموات مرض ہیضہ سے پنجاب کے مختلف اضلاع میں حسب تفصیل ذیل ہے۔

امرتسر ۷۷۔ کانگڑا ۶۶۔ دہلی ۱۹۔ حصار ۱۷۔ گورگانواں ۱۴۔ شملہ ۱۵۔ انبالہ ۷۔ سرسہ ۵۔ روہتک ۴۔ لودیانہ ۴۔ ہوشیارپور ۳۔ کرنال ۱۔ اب موسم روز بروز اچھا آتا جاتا ہے اور بیماری دور ہوتی جاتی ہے۔ امرتسر میں صرف شہر ہی میں مرض ہیضہ ہے دیہات میں بالکل نہیں ہے۔

کسولی۔ ۱۰ ستمبر کو کسولی میں اسقدر زور شور سے پانی برسا کہ طوفان کا نمونہ بنگیا اور بہت سے مکانات گر گئے مگر جانونکی خیر رہی۔

پٹیالہ۔ میں ایک مدرسہ پیمایش کی تعلیم کے لئے عنقریب جاری ہونے والا ہے۔

الور کا دعویدار ٹھاکر لکدر سنگھ اجمیر میں فوت ہوا۔

کوہ لرزاں عرب میں تین سو میل تک ایک جنگل دلدل کا ہے۔ اس جنگل میں دلدل کے پہاڑ ہیں اور وہ ہمیشہ جنبش کیا کرتے ہیں جا بجا سفید سفید دھبہ ہیں اس مقام پر اسقدر دلدل ہے کہ اگر ایک ہلکی چیز ڈال دی جاوے تو اُسکا پتا نہ ملے۔

یہہ وہی دلدل ہے جسمیں شاہ شافی اور اُنکی فوج بالکل غرق ہوگئی اور جسکا آجتک سراغ نہیں لگا۔

بیخوفی موضع ڈھگ ضلع مراداباد میں ایک شخص نے اپنے آپکو صاحب لوگ بنایا اور اسیطرح کے کپڑے پہنے کہ جیسے انگریز پہنتے ہیں اور اپنے ساتھ دو شخص اور لئے کہ جنہوں نے سپاہیونکی وردی پہنی اور اپنے آپکو گانوئیں جاکر صاحب بہادر بیخوف نے افسر صفائی ظاہر کیا۔ سنا ہے کہ اُنہوں نے کہیں کہیں سے جبراً محصول وصول کیا تھانہ دار کو خبر ہوئی اُسنے گرفتار کرکے چالان عدالت کیا دو دو سال قید سخت کی سزا عدالت سے ہوئی۔ بہت مکار آدمی دغابازی سے ایسے بہروپ بدلکر گاؤں والونکو لوٹتے ہیں ایسے شخصونکو سزا سخت وسنگین دیجایا کرے تو اورونکو ایسی جرئت نہ ہو۔

لودیانہ ہفتہ حال میں بھی دو دفعہ کچھ تقاطر ہوگیا دو تین دن سے شام کیوقت بادل چڑھکر آتا ہے اور اُڑ کر چلا جاتا ہے۔

کسی مرض کی زیادتی کا حال نہیں ہے البتہ تین روز تک اکثر جوان آدمیونکو دست لگے رہے اور سب طرح سے خیریت ہے ۲۰ تاریخ سے امتحان تحصیلدارونکا روبرو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ہو رہا ہے۔

نواب علی محمد خان صاحب کی کوٹھی میں مصری شعبدہ بازوں نے شنبہ کی رات کو اپنا ہنر دیکھایا جسکو تماشبین دیکھکر حیرت میں گئے۔

سبزی فروش کھیرے وپھوٹ جو مرض موسمی کی جڑ ہیں فروخت کرتے ہیں اُنکی ممانعت ضرور ہے اُمید ہے کہ صاحبان صفائی مانع ہونگے۔

ایک بقال کے پاس سے ایسی جعلی ترازو برآمد ہوئی کہ بجائے سیر کے سوا سیر تول دیوے اور کسیکو معلوم نہ ہو۔ آخر کسی مخبر کی مخبری سے بقال بداعمال پکڑا گیا ڈیڑھ ماہ قید سخت اور للعہ جرمانہ کا سزایاب پیشگاہ شہزادہ نادر صاحب اکزیری جسٹریٹ سے ہوا۔

بارش کے صدمہ سے کئی مکانات گذرگاہوں کے ڈانواں ڈول کھڑے ہیں اگر وے ہواسے یا اور صدمہ سے گر گئے تو لاہور کیطرح اکثر جانیں تلف کرینگے۔ چونکہ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی کو اختیار گرا دینے ایسے مکانات کا حاصل ہے اسواسطے اُنکی خدمت میں گذارش ہے کہ ذرا معاینہ کرکے گرا دیویں لحاظ ملاحظہ جانونسے بہتر نہیں ہے۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا